Elmul Balaghat : Tareef aur Tauzeeh

B.A Urdu (Hons), part-iii, paper-viii

Lcture - 3

گزشتہ سے پیوستہ:

استعارہ:

استعارہ کے لغوی معنی ہیں مانگنا، ادھار لینا، مستعار لینا وغیرہ۔ علم بیان کی اصطلاح میں استعارہ سے مراد حقیقی اور مجازی معنی کے مابین تشبیہ کا علاقہ پیدا کرنا یعنی حقیقی معنی کا لباس عاریتاً مانگ کر مجازی معنی کو پہنانا استعارہ کہلاتا ہے۔ اس لفظ میں اپنے لغوی معنی ترک کر کے لسانی سیاق وسباق کے اعتبار سے نئے معنی اختیار کرتا ہے۔

ارکانِ استعارہ چار ہیں:

۱۔ مستعار منہ: تشبیہ میں جسے مشبہ بہ کہا جاتا ہے استعارہ میں اسے مستعار منہ کہتے ہیں۔

۲۔ مستعار لہ: تشبیہ میں جسے مشبہ کہا جاتا ہے استعارہ میں اسے مستعار لہ کہتے ہیں۔ مستعار منہ اور مستعار لہ مل کر طرفین استعارہ کہلاتے ہیں۔

۳۔ مستعار: وہ لفظ جس کے معنی مشبہ بہ میں واقع ہوئے ہوں۔

۴۔ وجہ جامع: وجہ شبہ کو استعارہ میں وجہ جامع کہتے ہیں۔

مثال کے طور پر ذیل کا شعر دیکھیں:

خرام ناز سے او بت نہ آنا میرے مرقد پر

تری ٹھوکر میں ہے اندازِ مسیحائی

اس شعر میں بت سے مراد معشوق ہے اور علاقہ تشبیہ کا سنگدلی یعنی معشوق بے اعتنائی، بے توجہی ہے۔ چناچہ بت مستعار منہ، معشوق مستعار لہ، 'بت' مستعار اور وجہ جامع سنگدلی ہے۔ استعارہ کے لیے چند شرائط بھی ہیں۔

اس کی پہلی شرط یہ ہے کہ اس میں طرفین استعارہ ایک ہی وقت مذکورہ نہیں ہوتے۔ چاہے مستعار لہ مذکور ہوتا ہے یا پھر مستعار منہ۔ دوسری شرط یہ ہے کہ جس وقت صرف مستعار لہ مذکور ہو اس وقت مستعار منہ کے مناسبت ضرور بیان کیے جائیں، ورنہ استعارہ نامکمل اور ادھورا رہے گا۔

نوٹ: آئندہ کے لکچروں میں علم بیان کے باقی نکات، کنایہ، اور مجازِ مرسل پر گفتگو ہوتی ہے۔

Dr. H M Imran

Deptt. of Urdu,

S S College, Jehanabad

Contact: 9868606178

imran305@gmail.com